مضمون "عورتوں کے حقوق" کا مختصر خلاصہ

"عورتوں کے حقوق" سر سید احمد خان کا یہ مختصر سا مضمون نہایت موثر اور حقیقت افروز ہے۔ اس مضمون میں انہوں نے یہ سوال اٹھایا ہے کہ جو ممالک عورتوں کو مرد کے مساوی حقوق دینے پر غل مچاتے ہیں انہیں معلوم نہیں ہے کہ مذہب اسلام میں جو عورتوں کو حقوق دیے گئے ہیں وہ کسی ترقی یافتہ ملک میں عورتوں کو حاصل نہیں ہے۔ انگلینڈ جو ایک ترقی یافتہ ملک ہے وہاں بھی عورتوں کی حالت اچھی نہیں ہے۔ انگلینڈ کے قانون کے مطابق عورت شادی کرنے کے بعد معدوم الوجود متصور ہوتی ہے اور شوہر کی ذات سے مبدل ہو جاتی ہے وہ کسی قسم کے معاہدے کی صلاحیت نہیں رکھتی اور وہ کوئی دستاویز اپنی مرضی سے بلا شوہر کی مرضی کے لکھی ہوئی ذمہ دار نہیں ہو سکتی۔ حتیٰ کہ جو مال و دولت نقد و اسباب شادی کے قبل عورت کی ہوتی ہے وہ شادی کے بعد شوہر اس پر قابض ہو جاتا ہے۔ اسکی حالت ایسی ہو جاتی ہے کہ وہ کسی پر دعویٰ نہیں کر سکتی اور نہ کوئی اس پر کوئی دعویٰ کر سکتا ہے۔ حد تو یہ ہے کہ وہ اپنی مرضی سے کوئی اسباب خرید و فروخت بھی نہیں کر سکتی۔ اسی وجہ کر ۱۸۷۰ء میں انگلینڈ کے پارلیمنٹ

میں منکوحہ عورتوں کی جائداد کا ایک بل پیش ہوا تھا جس میں صرف یہ چاہا

گیا تھا کہ وہ خاتون اور کو دیا جائے جس کی وجہ سے عورت شادی کے بعد اپنی

جائداد سے محروم ہو جاتی ہے۔ جب آنریبل مسٹر رسل گرنے یہ بل

پارلیمنٹ میں پیش کیا تو تمام لوگ ہنس پڑے اور ان کی سب لوگوں نے

تائید بھی کی۔

اس طرح ہم دیکھتے ہیں کہ سر سید احمد خان نے اپنی اس مضمون میں عورتوں

کے حقوق کا ڈھنڈھورا پیٹ رہے ممالک کی پول کھول کر رکھ دی ہے

اور اسلام میں عورتوں کی قدر قیمت کا احساس دلایا ہے۔ در اصل

اسلام ہی ایسا مذہب ہے جہاں عورتوں کو مساوی حقوق حاصل ہے۔

عورتوں کو حقوق دیلانے والا واحد مذہب اسلام ہے اور ان تمام باتوں

کا ذکر قرآن شریف جیسی مقدس کتابوں میں بھی آیا ہے۔

اس طرح سر سید احمد خان کہتے ہیں کہ جو حقوق اسلام نے

عورتوں کو دیے ہیں وہ ہر حال میں اس کو ملنا چاہئے

اس پر عمل کرنے کی ضرورت ہے۔ عورتوں کی عزت اس سے

محبت ہی گھروں کو جنت بناتی ہے۔ لہذا اس کو ہر

انسان کو سمجھنا چاہئے۔